Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر

لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے — ششماہی ۱۱ — سہ ماہی ۶ — ماہوار ۲½

یوم پنجشنبہ

۴ محرم الحرام ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳ | ۲۷ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن گلے میں خرابی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج بھی کمزوری کافی رہی گو کل کی نسبت طبیعت قدرے بہتر ہے صحت کاملہ کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔

رتن باغ لاہور ۲۶ اکتوبر۔ آج بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سردار احسان علی (ہمبڈیکل پریکٹیشنر) کی لڑکی امۃ الباری کا نکاح تین ہزار روپے حق مہر پر میاں محمد ظفر اللہ صاحب سے اور دوسری لڑکی امۃ الہادی کا نکاح شیخ اقبال احمد صاحب سے تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔

شاہِ ایران کی سیاسی فراست کو خراجِ تحسین

کراچی ۲۶ اکتوبر۔ آج شام والیٔ ایران ہز امپیریل مجسٹی محمد رضا شاہ پہلوی کی تیسویں سالگرہ پر آپ کی سیاسی فراست اور حب الوطنی کے جذبات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے پاکستان میں مقیم ایرانی سفیر سید علی نصر نے کہا یہ محض آپ ہی کی سیاسی فراست و ذہانت ہی کے طفیل تھا کہ ایران ان صعوبتوں اور اقتصادی و معاشی تکالیف سے عہدہ برا ہوا جو گذشتہ آٹھ سال کے اندر اسے پیش آئیں۔ ... اور نہ صرف ان سے عہدہ برآ ہوا بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں کامرانی حاصل کی۔ سید علی نصر نے کہا شاہ ایران کی زندگی کا ہر لمحہ ایران اور ایرانیوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہے آپ نے عوام کی تکالیف کا مطالعہ کرنے کے لئے خود سارے ملک کا دورہ کیا۔ اور بے نواؤں کی التجائیں اپنے کانوں سے سن کر انہیں دور کیا اور امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ ایران آپ کی رہبری میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اس دعوت استقبال میں حضور گورنر جنرل وزیر اعظم پاکستان گورنر سندھ اور دیگر مرکزی اور صوبائی وزارت نے شرکت کی۔ کل شام کی ایک تقریب میں سید علی نصر نے پاکستان میں ایرانی باشندوں کو خطاب کرتے ہوئے اپنے ملک و ملت کی فلاح و بہبود کیلئے ہر طرح ...

پاکستان پبلک سیفٹی آرڈیننس سے اخباروں سے متعلق حصے حذف کر دیئے جائیں

کراچی ۲۶ اکتوبر۔ آج پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس کانفرنس کے قائمقام صدر پیر علی محمد راشدی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور باتفاق رائے تین قرار دادیں پاس ہوئیں۔ پہلی قرار داد میں حکومت پاکستان کے تازہ سیفٹی آرڈیننس پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اپیل کی کہ وہ آرڈیننس میں سے ان حصوں کو حذف کر دے جو اخباروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاکہ حکومت اور پریس میں باہمی اعتماد اور آزاد اور صحت مند رائے عامہ پیدا کرنے میں مدد مل سکے۔ پولیس افسروں اور اضلاع کے دیگر افسروں کو ہدایات دی جائیں کہ وہ اخبار نویسوں سے ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آیا کریں اور حکومت کی طرف سے اخبار نویسوں کے وقار اور پیشے کی عزت اور تحفظ کیلئے معقول انتظامات کئے جائیں۔ ایک قرار داد میں سندھ کے اخبار غازی پر سے پابندی اٹھا لینے کی سفارش کی گئی۔ سندھ آبزرور اور رسوائے عوام معاملہ بھی رسمی طور پر زیر بحث آیا لیکن اسے اس لئے ملتوی کر دیا گیا کہ معاملہ مصالحتی بورڈ کے روبرو پیش ہے۔

برطانیہ کی سب سے بڑی نرس پاکستان آئیگی

لنڈن ۲۶ اکتوبر (ریڈیو سے) برطانیہ کی وزارت صحت کی نرسنگ کے بارے میں مشیر اعلیٰ محترمہ کیتھرائن واٹ اکتوبر کے آخر میں بذریعہ طیارہ پاکستان جا رہی ہیں انہیں پاکستان اور بعض دوسرے مشرقی ممالک کے نرسنگ اداروں نے دعوت دی ہے۔ پاکستان میں آپ کے قیام کا پروگرام برٹش کونسل بنا رہی ہے پاکستان کے دورے میں تقریباً ایک ہفتہ مصروف رہیں گی۔ اس کے بعد بذریعہ طیارہ بمبئی جائیں گی اور سیلون کو اس کے بعد آپ عراقی حکومت کی یہ دعوت قبول کر رہی ہیں کہ بغداد بصرہ اور بعض دوسرے شہروں کے ہسپتالوں کا معائنہ کریں۔ غالباً واپسی پر آپ دمشق کے ہسپتال بھی دیکھیں گی۔ محترمہ کیتھرائن مشرق وسطیٰ کیلئے ایک اجنبی کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ آپ ان ملکوں میں کئی سال رہی ہیں ۱۹۲۷ء میں آپ بغداد میں میٹرن کے فرائض انجام دے رہی تھیں کہ انہی دنوں آپ پہلی مرتبہ کراچی گئیں اور آپ کی ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ یہ شہر دوبارہ دیکھا جائے۔

مختصر اور اہم

ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنی ایک قرار داد میں حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ کھلی خام پٹ سن کی قیمتوں میں اضافہ کر دے

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے آج سے سارے صوبے میں کرایوں پر پابندی کا آرڈیننس نافذ کر دیا ہے اس کا مقصد شہری عمارتوں کے کرائے بڑھانے اور لوگوں کو مکانوں سے نکالنے پر پابندی عائد کرنا ہوگا۔

کراچی ۲۶ اکتوبر۔ اگلے مہینے کی پہلی تاریخ سے پاکستان کے اندر فضائی خط لکھنے شروع ہو جائیں گے کہ ایک لیٹر کی قیمت چھ آنے ہو جائے گی۔

یہ محض صیہونی پراپیگنڈا ہے

لیک سکسس ۲۶ اکتوبر۔ یہاں عراق وفد کے نائب رئیس احمد الراوی پاشا نے عراق میں یہودیوں پر مظالم کی اطلاعات کو محض صیہونی پروپیگنڈا سے تعبیر کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسرائیل نے عراقی یہودیوں کی جانب سے امریکہ اور برطانیہ سے مداخلت کرنے کی درخواست کی تھی۔ الراوی پاشا نے مزید کہا کہ عراقی یہودی عراقی شہری ہیں اور انہیں مساوی حقوق حاصل ہیں۔ یہ مبینہ مظالم بے بنیاد ہیں۔ دراصل اس وقت دنیا کی توجہ عرب پناہ گزینوں کی زبوں حالی پر لگی ہوئی ہے۔ اسرائیل ایک عرب ملک میں یہودیوں پر مظالم کی جھوٹی داستانوں کا پروپیگنڈا کر کے اس توجہ کو منعطف کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ لاہور ۲۶ اکتوبر۔ ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر لاہور میں آمد پر این ڈبلیو آر انسٹی ٹیوٹ میں یوم آزادی کے سلسلہ میں ناچ کا انتظام کیا گیا جس کے متعلق یہ مشتہر کیا گیا تھا کہ صاحب ممدوح کی سرپرستی میں یہ ناچ منعقد کیا جا رہا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ممدوح کی اجازت حاصل کئے بغیر سرپرستی کی دعوت دینا غلطی پر مبنی تھا۔ (سرکاری اطلاع)

کامل تعاون کی امید۔ کراچی ۲۶ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر اپنے پندرہ روزہ مشرقی پاکستان کے دورے سے واپسی پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام بے پناہ جوش اور عزم و محبت کے نشے میں سرشار ہیں اور مجھے امید واثق ہے کہ وہاں کے پٹ سن کے کاشتکار حکومت کی معزز کردہ پالیسی سے کماحقہ تعاون کریں گے

اپنا سفیر واپس بلا لو ماسکو ۲۶ اکتوبر۔ روس کی سوویٹ یونین نے یوگو سلاویہ کی حکومت سے کہا کہ وہ ماسکو سے اپنا سفیر واپس بلا لے۔ کیونکہ وہ ایک عرصہ سے روس کی حکومت کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔

ایک کروڑ روپیہ معاوضہ ۲۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے حکومت سندھ کو ان جائیدادوں کے عوض جو کراچی میں رہ گئی ہیں فی الحال ایک کروڑ روپیہ کی رقم ادا کی ہے۔

ہوابازی کے امیدوار متوجہ ہوں!

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ فلائیٹ لفٹیننٹ ایم باقر ایر سیلکشن افسر لاہور حسب ذیل تاریخوں اور جگہوں پر شاہی پاکستان فضائیہ میں بطور ہواباز بھرتی ہونے والے امیدواروں سے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس بہاولپور میں ۴ نومبر ۱۹۴۹ء کو دفتر روزگار منٹگمری میں ۸ نومبر ۱۹۴۹ء کو اور پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس گجرات میں ۸ نومبر ۱۹۴۹ء کو دفتر روزگار گوجرانوالہ میں ۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء کو ملاقات کریں گے۔ (سرکاری اطلاع)

پیرس ۲۶ اکتوبر۔ آج ایک انجن فرانسیسی ڈینیل کلر پٹڑی سے اتر کر دیوار کے ساتھ ٹکرا جانے سے ۱۷ افراد ہلاک اور بہت بری طرح زخمی ہوئے۔ اس کار میں کوئی ۸۰ مسافر سوار تھے یہ حادثہ کار کا ایکسل ٹوٹ جانے کی وجہ سے پیش آیا۔

چاول کا پرچون نرخ

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ مجسٹریٹ صاحب لائلپور نے جڑانوالہ میونسپل کمیٹی کی ایک میل کی حدود کے اندر پرمل باسمتی اور سیلا باسمتی چاول کی ان سنتر بوریوں کا پرچون نرخ جو کہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو کوآپریٹو کمیشن شاپ جڑانوالہ نے صوبائی ذخیرہ لائلپور سے خرید کئے ہیں ۲۷ روپے ایک آنہ ۳ پائی فی من مقرر کئے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۲۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء

تبلیغِ اسلام - یا - فتنہ پردازی

معاصر "زمیندار" کی اشاعت ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء کے تیسرے صفحہ پر جناب عبداللہ صاحب قصوری کا ایک مضمون بعنوان "مذہبی عقائد کے اختلاف کا فتنہ" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ پاکستان کیا بلکہ روئے زمین کے مسلمان اس پر غور کریں اور اس پر عمل کریں۔ اس مضمون میں نہایت قابلیت سے بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو مذہبی اختلافات کی بناء پر ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنا ملکی مفاد کے لئے کتنا خطرناک ہے۔ قابل مضمون نگار نے جو کچھ فرمایا ہے۔ ہم صدق دل سے اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور ہماری رائے یہ ہے کہ پاکستان کے ہر اخبار کو چاہیئے کہ اس مضمون کو نقل کرے تاکہ یہ نیک آواز ہر مسلمان کے کان تک پہونچ جائے۔ اور وہ خود بھی اس نیک مشورہ پر عمل کرے۔ اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دے۔

جناب عبداللہ صاحب قصوری کے دل سے یہ دردمند آواز بروقت نکلی ہے۔ کیونکہ بعض عناصر اس وقت خاص طور پر ازسرنو اس فضا کو مکدر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس فضا کو قائد اعظم اور آپ کے ساتھیوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے صاف و منزہ کیا تھا۔ اور جس کے نتیجہ میں پاکستان جیسی عظیم الشان اسلامی حکومت معرض وجود میں آئی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت پاکستان میں جو لوگ "مذہبی عقائد کے اختلاف" کا فتنہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ نہ تو پہلے پاکستان کے حامی تھے۔ اور نہ وہ اب پاکستان کے دوست ہیں۔ اور یہ فتنہ اٹھانے سے ان کی غرض قطعاً یہ نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے مذہبی اعتقادات کی اشاعت چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کی غرض محض "فتنہ پردازی" ہے۔ وہ مذہب کے لئے یہ سب کچھ نہیں کر رہے۔ بلکہ مذہب کو محض اپنی "شنیعہ اغراض" کے لئے پردے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اور یہ پردہ بھی اتنا باریک ہے۔ کہ ہر ایک بہی خواہ ملک و قوم کی نظر اس پردے میں سے سب کچھ دیکھ سکتی ہے۔

ہمیں ان ازلی دشمنان پاکستان عناصر کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حال ہی میں انہوں نے اپنی سرگرمیاں غیر معمولی طور پر تیز کردی ہیں۔ اور ان کے شعلے زیادہ تندی سے بلند ہونے لگے ہیں۔ جس سے ہر صاحب نظر آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔ کہ ہو نہ ہو کہیں سے شعلہ افروز مواد ضرور مہیا ہوا ہے۔ اس لئے ہم پاکستان کے بہی خواہوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ محض مذہبی نعرہ زنی کے دھوکا میں نہ رہیں۔ اور ایسی فتنہ طرازی کو محض مذہبی اختلافات پر محمول نہ کریں اور اس فتنہ کو دبانے کے لئے سہل انگاری سے کام نہ لیں۔ ہمیں پاکستان کے سچے بہی خواہوں سے پوری پوری توقع ہے کہ وہ اس مذہبی فریب میں نہیں آئیں گے۔ اور زبردست ہاتھ سے اس فتنہ کو دبانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہ وہی سانپ کا بل ہے جس سے ایک دفعہ پہلے ڈسنے کا اقدام ہو چکا ہے اور مسلمان اسکو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔

یہ عناصر یہی بھروپ پہلے بھی کئی بار بھر چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کو نقصان عظیم پہنچا چکے ہیں۔ اب وہ خواہ کسی رنگ کا جامہ پہن کر آئیں۔ ان کا اندازہ قد ان کی مخبری کرنے کے لئے کافی ہے اب یہ بظاہر سیاست سے ہاتھ دھو کر صرف تبلیغ اسلام کو اپنا مقصد بیان کرتے ہیں۔ لیکن سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا تبلیغ اسلام سے کیا مطلب ہے۔

خیر ہم جناب عبداللہ صاحب قصوری کے ساتھ معاصر زمیندار کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے کالموں میں ایک ایسے ضروری اور مفید مضمون کو جگہ دے کر پاکستان پر اور مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ اور ہم توقع کرتے ہیں کہ خود معاصر بھی ان عناصر کی شعلہ طرازیوں کو ہوا دینے سے گریز کرے گا۔ جو اس نازک وقت میں مذہبی اختلافات کا فتنہ اٹھا کر ملک و قوم کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

ان جھلملانے والے ستاروں کو کیا کریں

ہوں لاکھ دلفریب نظاروں کو کیا کریں
شعلے کی ہو ہوس تو شراروں کو کیا کریں

گل بھی وہی ہے لالہ و نرگس بھی ہیں وہی
ہر پھر کے ان پرانی بہاروں کو کیا کریں

آنکھوں کو لازوال تجلّی کی ہے تلاش
ان جھلملانے والے ستاروں کو کیا کریں

اے شیخ کیا دکھاتا ہے جنّت کے سبز باغ
جب غرق ہو چکے تو کناروں کو کیا کریں

تنویر ہم تو چھوڑ دیں نغمہ سرائیاں
خود چھڑ پڑیں تو ساز کی تاروں کو کیا کریں

ہر مجلس تبلیغی سیکرٹری مقرر کرے

ہر احمدی اس بات کو جانتا ہے کہ احمدیت ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مسلمانوں میں حقیقی اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور مسلمان تمام مصائب سے نجات پا سکتے ہیں۔ یہ کس قدر ظلم کی بات ہوگی کہ ہم مسلمانوں کی اس خستہ حالی کو دیکھ کر ان کے علاج کی کوشش نہ کریں اور ہم اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم منظم طور پر تبلیغ کے لئے جدوجہد نہیں کرتے۔ منظم تبلیغ کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر مجلس میں ایک سیکرٹری تبلیغ مقرر کیا جائے اور ایک مقررہ پروگرام کے تحت ہر مجلس کا ہر خادم تبلیغ میں حصہ لے۔ اس لئے آپ اپنی مجلس میں ایک سیکرٹری تبلیغ مقرر کر کے مرکز کو اطلاع دیں اور اپنے علاقہ میں منظم تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔

مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مرکزی رقوم

ایسی جماعتیں جن کے پاس مرکزی چندوں کی رقوم ہیں فوراً بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے چندوں کا اندراج پہلی چھ ماہ کی وصولی میں ہو جائے اور جو فہرست ماہ ہذا کے اختتام پر بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی اخبار الفضل میں شائع ہو اس میں ان کا نام آسکے۔

نظارت بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت!

کل مورخہ ۲۵ء بوقت ساڑھے چار بجے شام قاضی ڈاکٹر لعل الدین صاحب مرحوم (دارالفضل) کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت نیک۔ مخلص اور سلیقہ شعار تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ آج صبح نو بجے رتن باغ میں حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین

عطاء الرحمن چغتائی بی اے انارکلی لاہور

اعلان

چونکہ مکرم جناب مولوی ارجمند خان صاحب جو سابق وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام کالج میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب جامعہ احمدیہ میں مکرم جناب صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے کو وائس پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

درخواست دعا۔ میرے تینوں بچے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کے نزدیک ایک دفعہ ٹائیفائڈ اتر کر اب پھر ہلکا ہلکا بخار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار ثناء اللہ شبلی

خطبہ جمعہ

ربوہ میں مزید عارضی مکانات نہ بنائے جائیں موجودہ مکانات سے حتی الوسع فائدہ اٹھایا جائے

جلد از جلد لوئر پرائمری تک کا سکول کھول دیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ :- مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج کا خطبہ میں یہاں کی لوکل جماعت کے متعلق دینا چاہتا ہوں۔ آج مجھے ناظر صاحب اعلیٰ کا ایک خط ملا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ یہاں مقامی ضرورتوں کے لئے ابھی سو کے قریب اور مکانات کی ضرورت ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ عارضی مکانات کے لئے قریباً پچاس ہزار اور روپیہ چاہیئے۔ تب کہیں مقامی ضروریات پوری ہونگی۔ اس وقت تک

عارضی عمارات

پر ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ صرف یہی رقم عارضی مکانات پر لگی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان مکانات پر پونے دو لاکھ روپیہ لگ چکا ہے۔ چونکہ جب ہم حساب کرتے ہیں۔ تو صرف ان اخراجات کو شمار میں لاتے ہیں۔ جن سے بعد میں کوئی فائدہ نہ اٹھایا جاسکے۔ اسی طرح جب ہم ایک لاکھ کہتے ہیں۔ تو اس میں لکڑی کو شامل نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ لکڑی آئندہ تیار کی جانے والی مستقل عمارتوں پر لگ جائے گی۔ اسی طرح ہم ایک لاکھ میں لوہے کو بھی شامل نہیں کرتے۔ کیونکہ اس کے متعلق بھی ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ دوبارہ استعمال میں آجائے گا۔ غرض اخراجات کا اندازہ کرتے وقت ہم ان چیزوں کو شمار میں لاتے ہیں۔ جو دوبارہ کام نہیں آسکتیں۔ اور وہ مزدوری اور کچی اینٹیں ہیں۔ کچی اینٹوں سے کچھ رقم واپس آئے گی۔ جو عمارت کے خرچ کا ¼ حصہ ہے کے قریب ہوگی۔ نیچے وغیرہ جو لگے ہیں یا جو اخراجات ایسے ہوئے ہیں انہیں اگر ملایا جائے تو قریباً

دو لاکھ روپیہ

لگ چکا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس میں سے اکثر حصہ ضائع چلا جائے گا۔ درحقیقت جس طرح یہ بات غیر معمولی ہے۔ کہ فسادات کے بعد ایک قوم ایک جگہ پر بس گئی ہو۔ اسی طرح یہ بھی غیر معمولی چیز ہے۔ کہ چند ماہ کی رہائش کے لئے کسی قوم نے اس قدر روپیہ خرچ کیا ہو۔

ہمارا خیال تھا کہ شروع شروع میں چند مکانات عارضی طور پر بنالیں گے۔ اور پھر پورا زور لگا کر مستقل کام کو شروع کر دیں گے۔ لیکن یہ اندازہ غلط نکلا۔ اور کام لمبا ہو گیا۔ اب اس جگہ پر

میونسپل کمیٹی

بن چکی ہے۔ اور ۲۶ اکتوبر کو اس کے لئے قواعد بنائے جائیں گے۔ قواعد مرتب ہو جانے کے بعد ہی مستقل مکانات بنائے جاسکتے ہیں۔ اور اس کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ جو قواعد پاس کئے جائینگے ان کے لئے ایک ماہ کا اعلان ضروری ہوگا۔ تا مقامی پبلک کو اگر کوئی اعتراض ہو۔ تو انہیں موقعہ مل جائے۔ اس کے بعد کاغذات ڈپٹی کمشنر کے پاس جائیں گے۔ پھر ڈپٹی کمشنر کمشنر کے پاس بھیجے گا۔ پھر کاغذات اس محکمہ کے سیکرٹری کے پاس جائیں گے۔ وہ منظوری دے کر انہیں پھر کمشنر کے پاس بھیجے گا۔ وہاں سے ڈپٹی کمشنر کے پاس آئیں گے۔ اس طرح وہ گزٹ میں شائع کئے جائیں گے۔ اس کے بعد میونسپل کمیٹی ان قواعد کے مطابق جو نقشے ہوں گے انہیں منظور کرے گی۔ اب اگر ۲۶ اکتوبر کو وہ قانون پاس ہو جائیں۔ تو اعتراضات کے لئے ۲۶ نومبر تک کا عرصہ ضروری ہوگا۔ یہاں تو پبلک ساری اپنی ہے اسلئے اعتراض کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں لیکن پھر بھی قانون کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اور اسکے بغیر کمیٹی کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی۔ پھر کاغذات ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کے پاس جائیں گے۔ اس طرح اس پر بھی ایک لمبا وقت لگ جائے گا۔ پس خدا تعالیٰ نے چاہے تو دسمبر یا جنوری میں

مستقل عمارتوں کا کام

شروع ہو سکے گا۔ بہرحال جس چیز کا ہمیں پہلے کوئی علم نہیں تھا۔ کہ کب ہوگی۔ وہ ایک معین صورت میں آگئی ہے۔ قواعد کے مرتب ہو جانے کے بعد دو اڑھائی ماہ کے اندر مستقل تعمیر کے شروع ہو جانے کا امکان ہے۔ اور اگر اس عرصہ میں مستقل تعمیر شروع ہو گئی تو مستقل عمارتوں میں سے ایک حصہ کا تین چار ماہ میں تیار ہو جانا ممکن ہے۔ اور اس عرصہ کے لئے عارضی مکانات پر مزید پچاس ہزار روپیہ خرچ کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ چار ماہ کے لئے ۱۲ ہزار روپیہ ماہوار کا خرچ برداشت کیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جماعت کی اس مالی کمزوری کے وقت جبکہ ماہوار تنخواہیں بھی قرض لے کر ادا کی جاتی ہیں۔ چار ماہ کے عرصہ کے لئے اس قدر زیادہ اخراجات کا برداشت کرنا خلاف عقل ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے بعض لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ لیکن اسے دور کرنے کے لئے ہم اس قدر خرچ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ آئندہ وقت کے لئے انسان ہمیشہ قیاس ہی کرتا ہے۔ ہم نے بھی یہ قیاس کر لیا تھا۔ کہ عارضی مکانات تھوڑے بنیں گے۔ اور مستقل عمارات دیر سے نہیں بنیں گی۔ لیکن ہمارا یہ اندازہ غلط نکلا۔ پھر منظوریاں دیتے وقت ہم نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ منظوریاں ہمیں کہاں پہنچا دیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ

جنّ اور راج

دونوں ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ جس طرح بقول جہاں جن گھر سے نہیں نکلتا۔ اسی طرح راج بھی گھر سے نہیں نکلتا۔ پھر یہاں تو ہم نے صرف ایک گھر نہیں بنانا ایک شہر آباد کرنا ہے۔ یہاں تو راج جنوں کا بھی بادشاہ بن جائے گا۔ دراصل جب بھی کسی چیز کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور اس اندازہ کے بعد کام کو شروع کیا جاتا ہے۔ تو مزید مطالبات کی ایک فہرست آجاتی ہے۔ اور جس چیز کے متعلق ایک ہزار کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ مزید مطالبات کی وجہ سے وہ اندازہ ڈیڑھ دو ہزار تک جا پہنچتا ہے۔ مثلاً ہم سمجھتے ہیں۔ کہ فلاں کام کے لئے اتنے مکانوں کی ضرورت ہوگی۔ اور ان پر ۲ ہزار خرچ آئے گا۔ ہم اس کو مکان سمجھ کر منظوری دے دیتے ہیں۔ لیکن دو ماہ کے بعد ایک اور مطالبہ آجاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ تو صرف کمروں کا اندازہ تھا۔ آخر رہنے والوں نے پردہ میں رہنا ہے۔ اسلئے پردہ کی ضرورت ہے۔ اور ان پر بھی اتنے سو روپیہ خرچ ہوگا۔ ہمیں وہ مطالبہ منظور کرنا ہی پڑتا ہے پھر رپورٹ آجاتی ہے کہ کمروں اور پردوں کے علاوہ باورچی خانوں اور پاخانوں کی بھی ضرورت ہوگی پہلے خرچ کی منظوری دینے کے بعد ہم مجبور ہو جاتے ہیں کہ اس مطالبہ کو بھی منظور کریں۔ ورنہ سب خرچ ضائع ہو جاتا ہے۔ انجینئر حکومتوں سے بھی اسی طرح کیا کرتے ہیں۔

جوگندر نگر کی بجلی کی سکیم

پانچ کروڑ کے اندازہ سے شروع ہوئی تھی۔ اور اٹھارہ کروڑ پر جا کر ختم ہوئی۔ چنانچہ جب میں پچھلی دفعہ ربوہ آیا ہوں۔ اور اخراجات کی ساری فہرست پیش ہوئی۔ تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے بلکہ بیت المال کا یہ دعوے ہے کہ انہوں نے ساٹھ ہزار روپیہ انجمن کی عمارتوں پر خرچ کیا ہے۔ رہائشی مکانات انجمن کی عمارتوں کے علاوہ ہیں۔ گویا ڈیڑھ لاکھ روپیہ ان عارضی مکانات پر لگ گیا۔ پھر یہ مکانات ریلوے کے احاطہ میں بنائے گئے ہیں۔ اگر یہ مکانات ریلوے کے احاطہ میں نہ بنائے جاتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے کہ آٹھ دس سال تک غربا ان میں گزارہ کرلیں گے اسکے بعد وہ اور مکان بنالیں گے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی نہیں۔ جس دن سٹیشن بنا یہ مکانات گرانے پڑیں گے غرض ان مکانات کے لئے جگہ بھی غلط چنی گئی ہے اس جگہ عارضی مکانات بنانے میں منتظمین نے یہ فائدہ سوچا تھا۔ کہ جو گڑھے پڑیں گے یہاں پڑیں گے لیکن جب یہ جگہ اسٹیشن کے لئے دی جائے گی۔ تو گڑھے بھرنے پڑیں گے ورنہ گورنمنٹ قانون کے زور سے ہمیں مجبور کرے گی پس وہ بات جس کو فائدہ مند سمجھا گیا نقصان دہ ثابت ہوئی۔ اگر یہ مکانات کسی دوسری جگہ بنتے تو دس بارہ سال ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا۔ لیکن اب سال ڈیڑھ سال میں یہ سب گرانے پڑیں گے۔ ان حالات میں مزید عارضی مکانات کے اخراجات کا بوجھ اٹھانا یقیناً خلاف عقل ہے۔ اگر پہلے مکان گرائے جاتے۔ اور ان پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے وہ واپس مل جاتا۔ تو

ہیں کتنا ایسے مکانات بھی گرا دو۔ لیکن چونکہ روپیہ واپس نہیں ملے گا۔ اس لئے وہ مکانات اب نہیں گرائے جا سکتے۔ اس لئے فیصلہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ عارضی مکانات بنانے بند کئے جائیں۔ جب

مستقل دفاتر

بننے شروع ہو جائیں گے۔ تو دفاتر ادھر چلے جائیں گے۔ اور یہ عمارتیں رہائش کے لئے استعمال کی جائیں گی اور اگر مناسب سمجھا گیا۔ تو لوگ دفاتر کی مستقل عمارتوں میں بس جائیں گے۔ اسی طرح اور بھی کئی مکانات ہونگے۔ جو استعمال میں آسکیں گے۔ مثلاً میری تجویز یہ ہے۔ کہ میں اپنا ذاتی مکان جلد بنوا لوں۔ اور جب میرا اپنا مکان بن جائے گا۔ تو موجودہ مکان خالی ہو جائے گا۔ جب مستقل تعمیر شروع کرنے کی اجازت مل گئی۔ اور اینٹیں کافی تعداد میں مل گئیں۔ تو بہت جلد کچھ مستقل عمارتیں بن جائیں گی جن سے فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اب قریباً ۵۰ ہزار اینٹ روزانہ تیار ہوتی ہے۔ مجھے تو اس کے آثار نظر نہیں آتے۔ لیکن اگر پچاس ہزار اینٹیں روزانہ بنتی ہوں۔ تو مکانات بہت جلد تیار کئے جا سکتے ہیں۔

پس ایک تو میں دوستوں کو اس حقیقت سے واقف کرانا چاہتا ہوں۔ کہ مزید عارضی مکانات کے بنانے کی منظوری دینے کے لئے میں تیار نہیں۔ موجودہ مکانات سے جتنا فائدہ اٹھایا جائے۔ اٹھایا جائے یا

احمد نگر اور چنیوٹ

میں کارکنوں کو ٹھہرایا جائے۔ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید مکانات بنانا عقل کے خلاف ہے۔ بلکہ اب تک جو کچھ ہوا ہے۔ وہ بھی اب دل پر گراں گزر رہا ہے۔ گو اس کے بغیر چارہ بھی کوئی نہ تھا۔ پس ان حالات میں نظارتوں اور تحریک جدید کو چاہیئے۔ کہ وہ انہی مکانات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہاں ایک خرچ ہم کو کرنا ہی پڑیگا۔ اور وہ یہ کہ جلسہ کے لئے ہمیں بیرکیں تیار کرنی پڑیں گی۔ جلسہ کے لئے یہ خرچ ہمیں بہر حال کرنا ہوگا۔ ان بیرکوں پر پندرہ بیس ہزار روپیہ خرچ آجائیگا۔ ان بیرکوں میں دروازے نہیں لگائے جائیں گے۔ گھاس کی چھت اور دروازوں پر چٹائیوں کے پردے ہوں گے۔ ایک اینٹ کی دیوار چھ اور سات فٹ اونچی ہوگی۔ جب یہ بیرکیں تیار ہوں۔ جلسہ تک عملہ ان میں رہ سکتا ہے۔ اور جلسہ کے بعد پھر ان میں جا سکتا ہے یہ ایسا خرچ ہے۔ کہ

اس کے بغیر چارہ نہیں

اور اس خرچ سے عملہ بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پہلے مکان کیوں بنے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حالات کے لحاظ سے فیصلے بدلتے جاتے ہیں۔ شروع میں ہم کو یہ خیال تھا۔ کہ نہ معلوم کب تک جماعت بکھری رہے۔ اس لئے عارضی مکانات شروع کر دیئے تاکہ جلد جلاوطنی کا زمانہ ختم ہو۔ پھر اس وقت اس مالی ابتلا کا علم نہ تھا۔ جو اب سامنے آرہا ہے۔ لیکن اب چونکہ مستقل عمارتیں بننے کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ اور مالی تنگی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے اب فیصلہ کے خلاف یہ فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ کہ آئندہ عمارات بند کی جائیں۔ ذاتی امور میں بھی اسی طرح فیصلے بدلتے رہتے ہیں۔ ایک وقت میں انسان کے پاس روپیہ ہوتا ہے۔ ایک دو بچے ہوتے ہیں۔ وہ انہیں تعلیم دلوا لیتا ہے۔ لیکن دوسرے وقت میں روپیہ پاس نہیں ہوتا۔ اور وہ باقی بچوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتا۔ ابھی حال کا ذکر ہے۔ میرے اپنے ایک لڑکے نے کہا۔ میں انگریزی پڑھونگا۔ انگریزی پڑھنے کے بعد بھی تو دینی خدمت ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا میرے خیال میں عربی پڑھ کر ہی دینی خدمت ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا۔ پھر فلاں فلاں بھائی کو انگریزی تعلیم آپ نے کیوں دلوائی ہے۔ میں نے کہا۔ اس وقت ہمارے پاس قادیان کی جائیداد تھی۔ اور میں خیال کرتا تھا۔ کہ اگر یہ انگریزی تعلیم حاصل کرلیں گے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ بعد میں انہیں دینی تعلیم دلوائی جا سکتی ہے۔ لمبے وقت تک تعلیم دلوانے میں جو بوجھ پڑتا ہے۔ وہ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اب حالات اور ہیں۔ اب میں یہ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا۔ اس لئے مجھے اپنا پہلا طریقہ بدلنا پڑا ہے۔ یہ تو خرچ کے گھٹانے کے بارہ میں ایک مضمون ہے۔ اب میں

دوسری بات

شروع کرتا ہوں۔ جو کسی قدر خرچ بڑھانے کے متعلق ہے۔ لیکن اس کے بغیر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہاں بہت سے لڑکے ایسے ہیں۔ جن کی عمر ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ سال کی ہے۔ ان کی تعلیم تھوڑی ہے۔ قادیان سے آنے کے بعد پڑھائی کا انتظام نہ ہو سکا۔ اس لئے گذشتہ دو سال ان کے آوارگی میں گذر گئے۔ اگر وہ قادیان ہوتے۔ تو شاید وہ تعلیم میں آگے نکل جاتے۔ لیکن قادیان سے آنے کے بعد وہ تعلیم کو جاری نہ رکھ سکے۔ جو لڑکا قادیان میں دوسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ اسکی تعلیم اب بھی دوسری تک ہے۔ لیکن اسکی عمر چوتھی جماعت والی ہے۔ جو لڑکا تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ اسکی تعلیم اب بھی تیسری جماعت تک ہے۔ لیکن اسکی عمر پانچویں جماعت والی ہے۔ اسی طرح جو لڑکا چوتھی جماعت میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ اسکی تعلیم چوتھی جماعت تک ہی ہے۔ لیکن اسکی عمر چھٹی جماعت والی ہے۔ چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے تو یہ انتظام کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ زنانہ سکول میں داخل ہو جائیں۔ لیکن جو بڑے تھے۔ وہ اس موقع سے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اور مزید تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہے۔ انہیں استانیوں نے لڑکیوں میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ آگے کچھ

فطرت کی ستم ظریفی

دیکھو۔ فطرتی قانون کے ماتحت بعض لڑکوں کا قد بڑا ہو جاتا ہے۔ اور بعض کا چھوٹا۔ اس لئے بعض لڑکے جو زنانہ سکول میں داخل کر لئے گئے ہیں۔ قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کی عمر ۸ - ۹ سال کی سمجھ لی گئی۔ حالانکہ ان کی عمر ۱۲ - ۱۳ سال کی تھی۔ اور جو داخل نہیں کئے گئے۔ قد لمبا ہونے کی وجہ سے ان کی عمر ۱۲-۱۳ سال کی سمجھ لی گئی ہے حالانکہ وہ آٹھ نو سال کے تھے۔ گویا ایک لڑکا جس کا قد بڑا ہے۔ عمر چھوٹی ہے۔ اسے تو سکول میں داخل نہیں کیا گیا۔ اور جس کا قد چھوٹا ہے۔ لیکن عمر بڑی ہے۔ اسے چھوٹی عمر کا سمجھ کر داخل کر لیا گیا ہے۔ میر محمد اسحاق صاحب رضؓ کے گھر میں ایک کشمیری لڑکا نوکر ہؤا کرتا تھا۔ اس کا قد چھوٹا تھا۔ اسکی شکل سے بھی ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ابھی بارہ تیرہ سال کی عمر کا ہے۔ لیکن وہ بونا تھا۔ اور ساتھ ہی بغیر ڈاڑھی مونچھ کے یہ ایک طبعی نقص بھی تھا۔ وہ چونکہ میر صاحب رضؓ کے گھر میں دیر سے رہتا تھا۔ گھر کا بالتو بچہ سمجھ کر اس سے دیر تک پردہ نہ کیا گیا۔ میں نے جب اسے دیکھا۔ تو سمجھا۔ کہ اسکی عمر زیادہ ہے۔ لیکن میں بھی یہی سمجھتا تھا۔ کہ وہ پندرہ سولہ سال کا ہوگا۔ اس لئے میں نے اپنی دونوں بیویوں سے (اس وقت دو ہی بیویاں تھیں) کہا۔ کہ وہ اس سے پردہ کیا کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ لڑکا میر صاحب کے گھر رہنے کی وجہ سے گھر میں آتا ہے۔ اور میر صاحب کے گھر کے لوگوں اور حضرت ام المومنین کے پاس آتا ہے۔ ہم ہر وقت کہاں اٹھ کر جائیں۔ میں نے کہا۔ مجھے یہ بونا معلوم دیتا ہے۔ اسکی عمر ضرور پندرہ سولہ سال کی ہوگی۔ اس لئے اس سے پردہ کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم کشمیر گئے۔ تو وہاں اس لڑکے کے ہم وطن لوگ جو اسکی عمر سے واقف تھے۔ کہنے لگے کہ یہ لڑکا تو پچیس چھبیس سال کا ہے۔ یہ گھر میں کیوں جاتا ہے۔ میں بھی اسکی بڑی عمر کے متعلق تو شک میں تھا۔ مگر اتنی عمر میرے بھی وہم و گمان میں نہ تھی۔ مگر بہر حال میں نے گھر کے لوگوں سے ذکر کیا۔ جس پر اکثر نے شک کیا۔ مگر ایک دن کشمیری دوست اس کے چھوٹے بھائی کو لے آئے جو قد و قامت میں بھی اچھا تھا۔ اور شادی شدہ تھا۔ اور اس کے دو بچے تھے۔ جب وہ بھائی آیا۔ تو سب کو ماننا پڑا۔ کہ یہ صاحبزادے جو بارہ تیرہ سال کے بنکر گھر میں آیا جایا کرتے تھے۔ وہ دراصل بونے تھے۔ اور بے ریش و بروت تھے۔ ورنہ عمر بڑی تھی غالباً وہ اگر اب زندہ ہے۔ تو اسکی عمر گو پچاس سے زائد ہوگی۔ مگر اب بھی وہ لڑکا ہی معلوم ہوتا ہوگا۔ کیونکہ نہ اس کے ڈاڑھی نکلی ہوگی۔ اور نہ وہ بڑھا ہوگا۔ غرض بعض لڑکے زنانہ سکول میں داخل کر لئے گئے۔ اور بعض کو داخل نہیں کیا گیا۔ جنہیں داخل نہیں کیا گیا۔ ان کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے بڑی عمر والوں کو داخل کر لیا گیا ہے۔ انہیں داخل نہیں کیا گیا۔ لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں۔ جن کو استانیوں نے چھوٹی عمر کا سمجھا۔ انہیں داخل کر لیا۔ اور جنہیں بڑی عمر کا سمجھا۔ انہیں داخل نہ کیا۔ اس کا کوئی علاج ہمارے پاس نہیں۔ مگر اس فعل کا نتیجہ یہ ضرور نکلتا ہے۔ کہ بہت سے لڑکے آوارہ پھر رہے ہیں۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ربوہ میں یہ قانون بنایا گیا ہے۔ کہ یہاں کسی آوارہ گرد کو نہیں رہنے دیا جائیگا۔ پس اس بات کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ ربوہ کی تمام موجودہ آبادی کو نکالنا پڑیگا۔ اس لئے

نظارت تعلیم و تربیت

کو چاہیئے۔ کہ وہ یہاں فوراً لوئر پرائمری تک کا ایک سکول کھول دے۔ اگر وہ کہیں۔ کہ یہ سکول کس عمارت میں کھولا جائے۔ تو یہی مسجد سکول ہے۔ ہم نے تیرہ سو سال تک مسجدوں میں ہی پڑھا ہے۔ اسی جگہ مدرسہ بنا لو۔ لڑکے امتحان چنیوٹ میں دے آیا کریں گے۔ اس سکول کے لئے دو مدرس خواہ وہ بڈھے ہی کیوں نہ ہوں رکھ لئے جائیں۔ پرانے وقتوں میں سکول میں استانی یا استاد ایک ہی ہؤا کرتا تھا۔ اور باقی اس کے خلیفے ہؤا کرتے تھے۔ کلاس میں جو لڑکی یا لڑکا

زیادہ ہوشیار

ہوتا۔ وہ استانی یا استاد اسے پڑھاتے۔ پھر وہ آگے دوسرے طالبعلموں کو پڑھاتا۔ میں جب حضرت ام المومنین دام الله لقاءہا کے ساتھ بچپن میں دہلی گیا۔ تو مجھے ایک سکول میں داخل کیا گیا تھا۔ وہ ایک استانی کا اسکول تھا۔ استانی ایک تھی۔ لڑکیاں لڑکے زیادہ تھے۔ اور کلاسیں بھی ایک سے زیادہ تھیں۔ وہ بھی ایسا ہی کیا کرتی تھی۔ ایک دو ہوشیار طالبعلموں کو پڑھا دیتیں۔ اور پھر انہیں کلاس میں اپنا خلیفہ مقرر کر دیتیں۔ دوسروں کو سبق دینے سے بھی علم بڑھتا ہے۔ اگر یہاں لڑکوں کا سکول کھل جائے گا۔ تو وہ آوارگی سے بچ جائیں گے۔ انہیں کچھ وقت یہاں بیٹھنا پڑے گا۔ پھر سبق بھی یاد کرنا پڑے گا۔ اس طرح وہ بیکار نہیں رہیں گے۔ پس چار جماعتوں تک ایک سکول فوراً بنا لیا جائے۔ اور اگر استاد مل جائیں۔ تو پانچویں جماعت کے لڑکے بھی یہیں پڑھیں۔ ورنہ بڑی عمر کے بچے چنیوٹ بھی جا سکتے ہیں۔ اگر مستقل تعمیر کی جلد اجازت مل جائے تو ہماری کوشش یہی ہوگی۔ کہ

ہائی سکول کو جلد یہاں منتقل کر دیا جائے

مگر لڑکوں کی جان زیادہ قیمتی ہے۔ سکول منتقل ہونے میں بہر حال کچھ دیر لگے گی۔ اس لئے پانچ چھ ماہ بھی ضائع نہیں کئے جا سکتے۔ پس خواہ استاد بڈھے ہی ملیں۔ فوراً ایک دو استاد مقرر کر کے سکول شروع کر دیا جائے وہ کم از کم لڑکوں کو یہاں بٹھائے تو رکھیں گے۔ دفتر کے کلرک یا دوسرے کارکن بھی کچھ وقت نکال کر لڑکوں کو سبق دے جایا کریں۔ استادوں سے غرض یہ ہوگی۔ کہ لڑکے یہاں بیٹھے رہیں۔ بے شک ان میں قابلیت نہ ہو۔ کوئی حرج نہیں۔

یہ دونوں تجویزیں مقامی جماعت کے لئے ہیں۔ جو میں نے اس وقت آپ لوگوں کے سامنے رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک پر

فوری عمل

ہونا چاہیئے۔ اور دوسری کے متعلق اپنے بھائیوں کو سمجھانا چاہیئے۔ کہ ابھی کچھ دن اور نصیحت اور تعاون کی ضرورت

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۲۵ راکتوبر ۱۹۴۹ء میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اہم اعلان شائع ہوا ہے۔

"جملہ مجالس خدام احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آنے والے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں جو ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ ایک نہایت اہم اعلان فرمائیں گے۔ جو خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں تبدیلی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔

پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر۔ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ یہ کوشش کریں۔ کہ سب کے سب خدام اس اجتماع میں شامل ہوں"

حضرت امیر المومنین کی تقریر ۳۰ راکتوبر بروز اتوار ہوگی

مندرجہ بالا تینوں اداروں کے علاوہ دیگر جماعت خدام الاحمدیہ کے جملہ ممبران کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی خاص توجہ کریں۔ اس امر کا خاص خیال رہے کہ پروگرام میں حضور کی تقریر کا وقت یکم نومبر کو دس بجے رکھا گیا تھا۔ مگر اب حضور یہ تقریر بجائے یکم نومبر کے ۳۰ راکتوبر ۱۹۴۹ء بعد نماز ظہر بوقت تین بجے اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر ارشاد فرمائینگے اسلئے خدام کو ۱۱ بجے سے قبل پہنچ جانا ضروری ہے۔ ربوہ میں آجکل کافی سردی ہے۔ اس لئے اجتماع پر آنے والے خدام اپنے ساتھ گرم بستر لائیں۔ اسی طرح خیموں کے لئے موٹے کھیس ہمراہ لائیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میاں شادی خاں صاحب مرحوم کے ورثاء توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

مجھے عزیز شیخ منیر احمد متعلم تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے ایک بڑا لفافہ پہنچا ہے۔ جس کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند خطوط پائے گئے ہیں۔ جو حضور نے میاں شادی خاں صاحب مرحوم سیالکوٹی کے نام لکھے تھے یہ لفافہ عزیز شیخ منیر احمد کو فسادات کے ایام میں محلہ دارالفضل قادیان سے ملا تھا۔ لفافہ کے اندر ایک رومال بھی ہے۔ مگر یہ رومال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ خطوط یقینی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں۔ کیونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو پہچانتا ہوں۔ سو اگر میاں شادی خانصاحب مرحوم کے ورثاء لاہور میں ہوں تو میرے دفتر میں تشریف لا کر یہ خطوط وصول کرلیں۔ اور اگر وہ لاہور سے باہر ہوں تو مجھے اپنا پتہ لکھ کر بھجوا دیں تاکہ یہ خطوط رجسٹری کر کے انہیں بھجوائے جا سکیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

یہ پانچ روپے کس کے ہیں؟

مجھے عزیزم میاں ناصر احمد صاحب کی معرفت امداد درویشان کی مد میں مبلغ پانچ روپے ۵/-/- کی رقم پہنچی ہے۔ مگر میاں ناصر احمد صاحب کو یاد نہیں رہا کہ انہیں یہ رقم کس نے دی تھی سو جس صاحب نے انہیں یہ رقم دی ہو وہ مجھے اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں تاکہ ریکارڈ میں درج کیا جا سکے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۱۰/۴۹

پتہ مطلوب ہے:- امۃ الصمد صاحبہ اہلیہ محمد اسحٰق صاحب بنت ماسٹر محمد خانصاحب کا پتہ درکار ہے اگر وہ خود یا اسکے کوئی رشتہ دار یا احباب [illegible] ہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں ممنون ہوں گی۔ صالحہ بیگم لاہور محلہ رام نگر گلی نمبر ۱ مکان نمبر ۲

مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ خدمت دین کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے

تحریک جدید کے مجاہدین کو خوب معلوم ہے۔ کہ تبلیغ کو کسی صورت میں بھی روکا نہیں جا سکتا۔ بلکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اسے وسیع سے وسیع تر کیا جانا چاہیئے۔ اور بیرونی ممالک کی تبلیغ کی سکیم تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص ہدایات اور ارشادات کے ماتحت تیار ہوتی ہے۔ اور اس کے اخراجات بھی حضور کی منظوری سے کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں تحریک جدید کے وعدوں کا بر وقت پورا ہو جانا ہی حضور ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے اور اسی میں اللہ تعالےٰ کی رضا ہے۔ ابھی ایک معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جن کے وعدے قابل وصول ہیں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ سال رواں کی آخری میعاد قریب آگئی ہے۔ اور تھوڑا سا وقفہ ہے۔ پس وہ احباب مخلص ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ آگے بڑھیں اور اپنے وعدے آخری میعاد سے قبل پورے کردیں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے۔

"ہمارے لئے یہ ایک نہایت ہی نازک موقعہ ہے کمزور ایمان والوں کو ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ اور منافق اپنے نفاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ یاد رہے مومن جو کچھ کہتا ہے اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے۔ کیونکہ زبانی دعویٰ کمزوری کی علامت ہے"

اگر آپ نے اب تک تحریک جدید کا وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ تو اب خاص توجہ فرمائیں۔ کیونکہ ۳۰ نومبر آخری میعاد قریب آگئی ہے آپ کو اپنے وعدہ کے ادا کرنے میں آخری آدمی نہیں بننا چاہیئے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ادارۂ اقوام متحدہ اور اس کی خصوصیات

نیویارک کے مضافاتی علاقہ میں زبردست فولادی شہتیروں کی مدد سے ایک عالیشان عمارت کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ جس میں ادارہ اقوام متحدہ کا مستقل صدر دفتر ہوگا۔ یہ عمارت ۱۹۵۱ء تک مکمل ہو جائے گی۔ آج پورے چار برس ہوئے جب ۵۱ اقوام نے سان فرانسسکو میں منشور اقوام متحدہ پر دستخط کئے تھے۔ اب ان اقوام کی تعداد جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ ۵۹ ہو چکی ہے

آج قیام امن کے لئے پوری دنیا کی نگاہیں اقوام متحدہ پر جمی ہوئی ہیں۔ درحقیقت بین الاقوامی امن و تحفظ کا قیام۔ اقتصادی عمرانی۔ ثقافتی طرز کے بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے میں عالمگیر تعاون کا حصول اور بنیادی انسانی حقوق وغیرہ کے احترام کا جذبہ پیدا کرنا اقوام متحدہ کے اصولوں میں شامل ہے۔ اس طرح ان ممالک کو جو اس ادارہ کے ممبر ہیں۔ اپنے تنازعات پُرامن ذرائع سے ایسے طریقہ پر حل کرنا ہوتے ہیں۔ جس سے امن۔ تحفظ اور انصاف کو خطرہ نہ پیدا ہونے پائے۔ اس کے علاوہ کوئی ملک بین الاقوامی تعلقات میں کسی مملکت کی سیاسی آزادی کے خلاف جبر و طاقت کا استعمال نہیں کرے گا۔ اور نہ ایسا کرنے کی دھمکی دیگا نیز کوئی ایسا طریقہ اختیار نہیں کرے گا۔ جو اقوام متحدہ کے مقاصد کے منافی ہو۔ ممبروں نے یہ بھی حلف اٹھایا ہے۔ کہ وہ ادارہ کے ہر اقدام میں منشور کے مطابق اُس کی ہر امکانی مدد کریں گے۔ اور اس مملکت کو کسی طرح کی مدد نہ دیں گے۔ جس کے خلاف اقوام متحدہ نے قیام امن کے لئے کوئی اقدام کیا ہو۔

ان ہی مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ادارہ اقوام متحدہ ایک مصالحت آمیز ادارہ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ جس سے مختلف اقوام کے مابین تنازعات کا پُرامن حل اور اس طرح جنگ کا انسداد ہو سکے۔ ادارہ اقوام متحدہ نے ایک مملکت کے خلاف دوسری مملکت کی شکایت کے ازالہ کے لئے ایک مرکز بھی قائم کیا ہے۔ تاکہ ممبران اپنی پالیسیاں اور اقدامات عالمگیر رائے کے سامنے انصاف کے لئے پیش کر سکیں۔ اس طریقہ پر بھی مختلف اقوام ایک دوسرے سے ربط و ضبط قائم رکھتی ہیں۔ اور مصالحت کے ذرائع معلوم کرتی ہیں۔

لیکن ادارہ اقوام متحدہ اس وقت تک امن قائم نہیں رکھ سکتا۔ جب تک بڑی طاقتیں صلح کے معاہدوں پر اپنے اختلافات نہ ختم کر دیں۔ صلح فوجوں کو اقوام متحدہ کے حوالہ کرنے کے منصوبوں پر اب تک ان بڑی طاقتوں میں اتفاق رائے نہیں ہوا۔ ایٹمی طاقتوں کے کنٹرول یا عام اسلحہ کی تنظیم یا کمی کرنے کے مسائل پر اگرچہ اب تک کوئی مفاہمت نہیں ہو سکی۔ لیکن مختلف مملکتوں کے مابین تنازعات کے پُرامن حل۔ ثالثی اور مصالحت کے لئے اقوام متحدہ نے اکثر مداخلت کی ہے۔ مثلاً یونان کی ناکہ بندی اور تنازعات انڈونیشیا میں ادارہ اقوام متحدہ جمود ختم کرنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن افسوس کہ دیگر متعدد معاملات میں اس کی کامیابی اتنی درخشاں نہیں رہی۔ سلامتی کونسل حیدر آباد کے معاملہ میں جہاں یقیناً ایک جارحانہ اقدام ہوا تھا کوئی کارروائی نہ کر سکی۔ یہ سچ ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی مداخلت سے کشمیر اور فلسطین میں جنگ ضرور بند ہو گئی۔ لیکن یہ مسائل اپنی تمام مشکلات کے ساتھ اب تک باقی ہیں۔ یہ امر ادارہ اقوام متحدہ کی ہمت اور مستقل مزاجی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ اب تک ان مسائل کے حل کرنے سے ناامید نہیں ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کی حمایت ہر امن پسند فرد کو کرنی چاہیئے۔

دنیا میں عالمگیر تعاون کے ذریعہ امن و تحفظ قائم کرنے کے لئے ادارہ اقوام متحدہ نے متعدد اقتصادی ثقافتی۔ عمرانی۔ اور قانونی ادارے قائم کئے ہیں یونسکو نامی ادارہ بھی ایک قائم ہوا ہے جس کا مقصد عوام کے ذہن سے جنگی خیالات ختم کرنا ہے۔ اس لئے یہ ادارہ عالمگیر دوستی کی ضرورت اور کم ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی تعلیم کی ضرورت کو خاص طور سے پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیمی معیار بلند کرنے کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ مواصلات کے ایک جامع پروگرام کے ذریعہ خیالات کی آزادانہ تبلیغ کی بھی ہمت افزائی کرتا ہے۔ نیز عجائب خانوں لائبریریوں مطبوعات اور کانفرنسوں کے ذریعہ ثقافتی کاموں کی تنظیم کرتا ہے۔ یونسکو کی کامیابی کے لئے پاکستان اس کے کاموں میں پورا حصہ لیتا ہے۔

اگر ایک طرف ادارہ اقوام متحدہ سیاسی اور ثقافتی اداروں کے ذریعہ امن کے قیام میں کوشاں ہے۔ تو دوسری جانب خصوصی ایجنسیوں کو ترتیب دے کر دنیا کی اقتصادی اور عمرانی ترقی کا خواہاں ہے۔ تاکہ پسماندہ ملکوں کو اپنا معیار زندگی بلند کرنے میں مدد ملے۔ مخصوص ایجنسیوں میں سے ایشیا میں اقتصادی کمیشن برائے مشرق وسطی اور مشرق بعید عالمی ادارہ صحت۔ ادارہ خوراک و صحت وغیرہ ان حلقوں کو ترقی دینے میں مصروف کار ہیں۔ درحقیقت ایشیا ان دنوں ایک عملی زندگی کا تجربہ کر رہا ہے۔ اس جذبہ کا مظاہرہ اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے جس کا اثر یقیناً ممکن ہے کہ ساری دنیا پر پڑے

دنیا کی تقریباً نصف آبادی "وسیع آزادی کی فضا میں بہتر معیار زندگی" کے حق کے لئے کوشاں ہے۔ اور اگر ایشیا کے لاکھوں انسانوں کا معیار زندگی بلند ہو گیا۔ تو یہ کامیابی تمام دنیا کی خوشحالی اور اقتصادی استحکام پر زبردست اور خوشگوار اثر کا موجب ہوگی۔

اقوام متحدہ کا یہ بھی عہد ہے۔ کہ وہ علاقہ جن میں خود مختار حکومت نہیں ہے۔ اس کی مقدس امانت ہیں۔ جن کی خوشحالی اور جنہیں خود حکومت کرنے کے قابل بنانا اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے۔ اس سلسلہ میں غیر خود مختار علاقہ اقوام متحدہ کے زیر نگرانی نظام تولیت میں دے دیئے گئے ہیں۔ چونکہ بڑی طاقتیں سابق اطالوی نو آبادیات کے فیصلہ کے متعلق متفق نہ ہو سکیں۔ اس لئے اقوام متحدہ کو مداخلت کرنی پڑی اور اب لیک سیکسیس میں مجلس عاملہ کے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ سابق اطالوی نو آبادیات کے باشندے اس بحث و مباحثہ کے ذریعہ اپنی آزادی اور اپنا اعتماد پھر پالیں گے۔ اس مسئلہ کو سلجھانے میں پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے نمایاں حصہ لیا۔ مختلف منصوبوں کے سلسلہ میں موصوف کی تجاویز اور تبصروں نے اس مسئلہ کی بہتر مفاہمت کا راستہ ہموار کر دیا ہے۔ اور یہ تجاویز اور تبصرے اس کا آخری فیصلہ کرنے میں معاون ہوں گے۔

حال ہی میں اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا ایک عالمی اعلان منظور کیا ہے۔ گو بذاتہٖ یہ اعلان قانون کی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ لیکن ایک عالمی قانون کی تشکیل کی طرف ضروری قدم ہے۔ اس اعلان کی ۳۰ دفعات ان امور پر مشتمل ہیں۔ ہر شخص کو زندہ رہنے کا حق ہے ملکیت جسمانی سلامتی کی ضمانت۔ غلامی سے نجات قانون کے سامنے مساوی حیثیت۔ نقل و حرکت۔ رائے۔ اظہار خیال اور ضمیر کی آزادی ان دفعات میں شامل ہیں۔ دیگر امور کے علاوہ پُرامن طریقہ پر جلسے کرنے کی آزادی معاشی و عمرانی اور ثقافتی حقوق کی ضمانت کام کرنے کا حق۔ ملازمت کا آزادانہ انتخاب۔ مساوی کام کی مساوی اُجرت اور اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے مزدوروں کی انجمنوں کو قائم کرنے یا شرکت کرنے کی مکمل آزادی بھی اس اعلان میں شامل ہیں۔

نسل کشی کے متعلق معاہدہ مجلس عامہ نے دسمبر ۱۹۴۸ء میں منظور کیا جو قیام امن کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ کیونکہ اس معاہدہ کی رو سے بین الاقوامی قانون کے تحت جرائم کی براہ راست ذمہ داری افراد اور حکومت دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی قانون کی ضابطہ بندی اور ترقی کے لئے مجلس عامہ نے ایک بین الاقوامی قانونی کمیشن بھی مقرر کیا ہے۔ ہم اقوام متحدہ کے معتمد عام مسٹر ٹرگولی کے الفاظ پر اُمید کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ کہ وقتاً فوقتاً متنازعہ معاملات میں رکاوٹیں بھی محسوس کی گئیں لیکن اقوام متحدہ کے اثر نے غور و فکر و مصالحت کی شکل

اطلاع برائے احمدی برادران ایدہ اللہ

میرا فرزند اکبر برخوردار فخر الدین۔ ایم۔ اے۔ بی اے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل حلقہ اضلاع مقرر کیا کر دیا ہے(؟) شاہ کے ڈپٹی مینیجر انکمبرڈ اسٹیٹس مقرر ہو کر اس کے ہیڈ کوارٹر مقام میرپور خاص میں بفضل خدا پہنچ گئے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار عدالت سے ڈی۔ ایم منٹگمری سے بری ہو گیا تھا۔ مگر ایس۔ پی۔ پولیس منٹگمری نے محکمانہ کارروائی میں بحکم ۴۹ ۔ ۲ کو محکمہ پولیس سے برخاست کر دیا ہے اب افسران بالادست کے پاس اپیل کی جا رہی ہے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے سو دعا فرمائیں کہ اللہ کریم خاکسار کو باعزت بحال فرمائے اور مخالفین کے آئندہ شرور سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی کینسٹیبل پولیس سبزی منڈی منٹگمری۔

۲۔ میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد عبد الحق رتن باغ لاہور)

مالی عشرہ

جماعت لاہور یکم سے دس نبوت/نومبر تک مالی عشرہ منا رہی ہے۔ اس میں خاص پروگرام کے ماتحت لازمی چندوں کی وصولی کی جائے گی۔ خاص وفود بنائے جائیں گے۔ جو ہر روز شام کو اپنے حلقہ کی مجلس عاملہ کو اپنے گذشتہ کام کی رپورٹ دے کر مزید ہدایات لیں گے۔ محصلین ایسے احباب کی فہرست بھی پیش کریں گے۔ کہ کون احباب لازمی چندوں کو چھوڑ کر طوعی چندوں میں ہی حصہ لیتے ہیں۔ تاکہ چندوں کو نظارت بیت المال کی امداد سے لازمی چندوں میں منتقل کرایا جا سکے۔

سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران لاہور۔ اس امر کا خیال رکھیں کہ مالی عشرہ صحیح طور پر منایا جائے۔

(نظارت بیت المال)

یاد دہانی متعلق مسجد ربوہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ تعمیر مسجد مبارک ربوہ میں آپ کا حصہ بھی ہو۔ تو اپنا وعدہ اور اگر وعدہ نہ بھی کیا ہو تو نقد رقم بہر ۳۰ نبوت ۱۳۲۸ھ/نومبر ۱۹۴۹ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دیں ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اس کے ثواب سے محروم رہ جائیں۔

(نظارت بیت المال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۱۹۶۷ میں غلام محمد ولد چوہدری رحمان صاحب ساکن بہلوال حال ریلوے ڈاکخانہ بڈو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

العبد:۔ غلام محمد گواہ شد:۔ جان محمد پریذیڈنٹ
گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۱۹۶۸ میں ڈاکٹر محمد عبدالحق ولد مولوی اکرم علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ ڈاکخانہ و تحصیل گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد مبلغ آٹھ سو پچاس ماہوار -/۸۵۰ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط المرقوم ۲۰ دسمبر ۱۹۴۸ء۔

العبد:۔ موصی عبدالحق گواہ شد:۔ حکیم سراج احمد
گواہ شد:۔ مرزا محمد اسماعیل پنشنر

وصیت نمبر ۱۱۹۷۵ میں سیدہ امۃ الرشید زوجہ عزیز احمد صاحب لاہور۔ میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ جو کہ بذمہ خاوند ہے بصورت سونا بائیس تولہ قیمت موجودہ نرخ ۱۰۰ روپیہ ۲۲۰۰ روپیہ ہے کل میزان -/۳۲۰۰ روپیہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی اگر اس کے بعد نیز میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ فقط الراقم سردار احمد شاہ

الامۃ:۔ سیدہ امۃ الرشید موصیہ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ عزیز احمد خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۷ میں عبدالوحید واقف زندگی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمد -/۷۷ روپے ہے۔ جو مجھے واقف زندگی ہونے کی حیثیت سے مل رہی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ عبدالوحید خان موصی واقف زندگی۔
گواہ شد:۔ سراج الدین معاون ناظر ضیافت رتن باغ لاہور
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۸ میں مخدوم النساء اہلیہ وحید الدین صاحب لاہور رتن باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۵۰۰ ڈیڑھ ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات طلائی وزنی سوا چودہ تولے قیمتی -/۱۴۰۰ روپیہ (۳) زیور نقرئی پازیب وزنی ۲۰ تولے -/۲۵ کل میزان -/۲۹۲۵ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ تو اس قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامۃ:۔ مخدوم النساء بیگم زوجہ عبدالوحید خان واقف زندگی۔ گواہ شد:۔ عبدالوحید خاوند موصیہ مذکور
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۹ میں مبشر احمد ولد مستری عباس محمد صاحب سکنہ گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والدین بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس لئے ابھی تک میری کوئی ذاتی جائداد نہیں۔ بے گذارہ میری ماہوار آمد -/۶۰ ساٹھ روپے پر ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میں جو کوئی نئی آمدنی یا جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ مبشر احمد گواہ شد:۔ غلام محمد پرویز موصی سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ گواہ شد:۔ شیخ نور احمد بی۔ اے موصی صدر حلقہ مغلپورہ

وصیت نمبر ۱۱۹۸۸ میں چوہدری محمد حیات ولد چوہدری الہ بخش صاحب سکنہ دیاس ریاست جموں ڈاکخانہ خاص ضلع ریاسی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد حیات: گواہ شد قاضی حبیب الدین احمد
گواہ شد:۔ احمد دین ہیڈ ڈرافٹسمین فیکٹری آفس روڈ۔

وصیت نمبر ... میں غلام سکینہ زوجہ محمد یوسف صاحب بھٹی ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کانٹے۔ بالیاں کجرے اور انگوٹھی سونے کے وزنی ۵ تولہ قیمتی -/۵۰۰ روپیہ حق مہر -/۵۰۰۔ اس وقت میری جائداد مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامۃ:۔ غلام سکینہ گواہ شد:۔ بشیر احمد موصی نمبر ۴۶۶۰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چکوال۔ گواہ شد:۔ محمد دین ڈرائنگ ڈیپارٹمنٹ ریٹائرڈ امیر جماعت چکوال ضلع جہلم

وصیت نمبر ۱۱۹۹۵ میں عائشہ بی بی زوجہ میاں فضل کریم صاحب ساکن اندرون موچی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ (ایکصد) ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ:۔ عائشہ بی بی زوجہ میاں فضل کریم صاحب موصی نمبر ۶۲۳۴ گواہ شد:۔ میاں فضل کریم گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۹۸ میں امۃ البشیر زوجہ جلال الدین صاحب قمر کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے سونا بشکل زیور طلائی وزنی ۷ تولہ ۱۱ ماشہ قیمت کل -/۸۱۱ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ... اگر میں کوئی رقم انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کروں ... اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ البشیر موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ چوہدری جلال الدین قمر خاوند موصیہ:۔

وصیت نمبر ۱۲۰۰۰ میں ولی محمد ولد محمد علی صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ ولی محمد صاحب ساکن اودھان ضلع سرگودھا
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:۔ سلطان محمود شاہد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور

جاپان کی سابقہ عظمت بحال کرنیکی وسیع تحریک

لندن ۲۷ اکتوبر۔ اخبار لندن ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو رقمطراز ہے کہ اسباب کے ثبوت ظاہر ہو رہے ہیں کہ جاپان کو اس کی سابقہ حیثیت پر واپس لانے کی ایک وسیع تحریک کارفرما ہے۔ اس تحریک میں تعلیم مذہب۔ امن عامہ اور تجارت سب کچھ شامل ہیں۔ نامہ نگار رقمطراز ہے کہ وسیع پیمانہ پر یہ یقین پایا جا رہا ہے کہ یونیورسٹیوں سے کمیونسٹ پروفیسروں کو نکالنے کے حالیہ حکم پر عمل درآمد کرکے حکومت نہ صرف کمیونسٹوں کے خلاف قدم اٹھائے گی۔ بلکہ آزاد مفکروں سے بھی چھٹکارا حاصل کرے گی۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اگرچہ حکومت نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ خفیہ پولیس کے احیاء کے متعلق غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ لیکن اپریل سے خفیہ پولیس کی ایک جمعیت موجود ہے۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ بدعملی وسیع پیمانہ پر پھیلی ہوئی ہے کمیونسٹ اور رجعت پسند یکساں طور پر برسر اقتدار آنے کی آخری جدوجہد کرنے کے لئے اتحادی فوجوں کی روانگی کا انتظار کر رہے ہیں اور ان علامات کی بھی کمی نہیں ہے کہ جاپانی وہ حرکتیں کرنے کے لئے پھر پورے طور آمادہ ہیں۔ جن کی مدد سے انہوں نے خارجی کاروبار کو جاپان سے نکال دیا تھا۔

ٹوکیو میں امریکی ایوان تجارت کا صدر یہ ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا کہ امریکی تاجروں کو جاپانی تاجروں کے متعلق ایک "جارحانہ پروگرام" اختیار کرنا پڑے گا۔ جو جاپان میں سرمایہ لگانے میں تاخیر کرکے تجارت کو دشوار بنا رہے ہیں اور غیر ملکیوں کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال میں غلّہ

ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کی حکومت نے اس ماہ کے پہلے دو ہفتوں میں صوبے کے مختلف زائد پیداوار رکھنے والے علاقوں سے ۲۵۱ ٹن چاول حاصل کیا ہے۔ اس سال جنوری سے لے کر اب تک حاصل شدہ غلہ کی مقدار ۲۱۲۷۰ ٹن ہے۔

اسی مدت میں جو غلہ باہر سے آیا ہے اس کی کل مقدار ۱۵۱۸۰ ٹن ہے۔ جس میں سے ۹۴۲ ٹن چاول اور ۲۷ ۱۳ ٹن گیہوں اور گیہوں سے بنائی ہوئی دوسری جنسیں ہیں۔ حکومت ہند نے کلکتہ سے "آٹا" بھیجنا بند کر دیا ہے (اسٹار)

ایک سو چار سال کی عمر میں انتقال

حیدرآباد (سندھ) ۲۸ اکتوبر۔ ایک مہاجر خاتون عباسی بیگم ایک سو چار برس کی عمر میں یہاں انتقال کر گئیں۔ وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں بارہ برس کی تھیں اور ان کو وہ دن اچھی طرح یاد تھے غدر کے بعد ان کے والدین کو دہلی سے بھاگ کر ... جبلپور کے قریب شہر کٹنی میں پناہ لینی پڑی تھی۔ تقسیم کے بعد جو فسادات ہوئے تھے ان کے بعد وہ پاکستان میں چلی آئیں تھیں (اسٹار)

حیدرآباد کے اخبار سے ضمانت کی طلبی

حیدرآباد ۲۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے کلکٹر نے روزنامہ "سندھڑی" سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے یہ اخبار عنقریب ہی ...

تعلقات دولت مشترکہ کے دفتر کے اخراجات میں کمی

لندن ۲۶ اکتوبر۔ مسٹر اٹیلی کی کفایت شعاری کی مہم کلہاڑی پیر کے روز دار العلوم پر گری وہ لندن میں تعلقات دولت مشترکہ کے دفتر پر خزانہ کے کفایت کرنے والے مشیر کے داخل ہوتے ہی منگل کی صبح کو ہی گر چکی تھی۔ اس کا کام کفایت کی تجویز پیش کرنا ہے۔ اسلئے سب سے پہلے اپنی توجہ تعلقات دولت مشترکہ کے محکمہ اطلاعات پر مبذول کی۔ توقع ہے کہ ان کا یہ دورہ ایک ہفتہ جاری رہے گا۔

اسکے بعد وہ دفتر تعلقات دولت مشترکہ کے دوسرے محکموں کا معائنہ کریں گے۔ توقع ہے کہ اس دفتر کے اخراجات کی تحقیقات خزانہ چھ ہفتہ میں مکمل کرلے گا۔ (اسٹار)

شاہ عبداللہ کا عزم بغداد

قاہرہ ۲۶ اکتوبر۔ اردن کے وزیراعظم توفیق ابوالہدیٰ پاشا نے اسٹار کو بتایا کہ شاہ عبداللہ آئندہ ماہ کے وسط میں یا اسکے بعد بغداد جائینگے۔

ایک مصری اخبار نے یہ نوٹ تحریر کیا ہے کہ شاہ عبداللہ نے شام اور عراق کے الحاق کی تجویز کے خلاف حکومت شام سے یہ احتجاج کیا ہے کہ اردن کے مشورہ کے بغیر ہی یہ تجویز کیوں کی گئی۔ جب وزیراعظم سے اس نوٹ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ابوالہدیٰ پاشا نے کہا کہ انہوں نے نوٹ اخبار میں پڑھا ہے، لیکن انہیں اس سے پہلے اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ (اسٹار)

کوئٹہ کے ضمنی انتخابات میں لیگی امیدوار کی کامیابی

کوئٹہ ۲۶ اکتوبر۔ مسلم لیگ کے امیدوار ملک ولایت حسین نے آزاد امیدوار مولوی عبدالرشید کو آج کوئٹہ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر ۳ کے ضمنی انتخاب میں ۱۱ ووٹوں سے شکست دی وارڈ نمبر ۴ اور وارڈ نمبر ۵ کے انتخابات علی الترتیب بدھ اور جمعرات کو ہوں گے (اسٹار)

... یہاں سے شائع ہوگا (اسٹار)

پاکستانیوں کے لئے بی بی سی سے پروگرام

لنڈن ۲۶ اکتوبر (ریڈیو سے) بی۔بی۔سی سے اس ہفتے اردو کا جو پروگرام براڈکاسٹ کیا جا رہا ہے اس میں ایک نمایاں فیچر یہ ہے کہ ۲۸ اکتوبر کو رات کے ۸ بجے "فردوس گوش" کے عنوان سے پاکستانیوں کی ایک ٹیم ان سوالوں کا جواب اردو میں دے گی۔ جو غلام عباس ان سے پوچھیں گے۔ پوچھنے کے وقت تک یہ سوالات مخفی رکھے جاتے ہیں۔

خوراک کی مانگ کے بڑھتے ہوئے عالمگیر اسباب

لنڈن ۲۶ اکتوبر (ہوائی ڈاک سے) دنیا میں خوراک کی مانگ بڑھتی جارہی ہے اس کے دو اسباب ہیں۔ دنیا کی آبادی میں اضافہ اور لوگوں کے معیار زندگی کا اونچا ہونا۔ ان خیالات کا اظہار یونیسکو کے ادارہ حالات حاضرہ نے ایک پمفلٹ میں کیا ہے جس کا نام "عالم گیر نعمت خانہ" ہے۔ یہ پمفلٹ خوراک اور لوگ کے سلسلے کا پانچواں اور آخری پمفلٹ ہے اس پمفلٹ میں اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ آج دنیا کے نہ صرف ترقی یافتہ بلکہ غیر ترقی یافتہ ملکوں میں بھی اتنی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے کہ وہ اناج کے ذخیروں میں اضافہ کر سکیں۔

آزاد کشمیر کے لئے دس ہزار روپیہ

حیدرآباد سندھ ۲۵ اکتوبر۔ حیدرآباد میں قربانی کی کھالوں کو فروخت کرکے اب تک دس ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے۔ تقریباً ایک ہزار روپیہ حاصل ہونے کی مزید توقع ہے۔ حیدرآباد کے کلکٹر نے شہر میں قربانی کے جانوروں کی کھالیں جمع کرنے کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ یہ رقم آزاد کشمیر حکومت کو ارسال کی جائے گی۔ (اسٹار)

ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر۔ حکومت مشرقی بنگال نے انجمن مفید الاسلام ڈھاکہ کیلئے پندرہ ہزار روپیہ کی ایک رقم منظور کی ہے تاکہ انجمن ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجرین کی امداد کا کام جاری رکھے۔ (اسٹار)

باٹا پور شو فیکٹری کو ایک آزاد پاکستانی ادارہ بنانے کے انتظامات کئے جارہے ہیں

فیکٹری کی کارگاہوں میں مقامی صحافیوں کا گشت

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ کل باٹا پور شو فیکٹری کے پرسنل منیجر مسٹر اے۔ ایچ خاں کی دعوت پر مقامی اخبار نویسوں کو باٹا پور شو فیکٹری کے مختلف شعبہ جات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ربڑ فیکٹری اور لوہ فیکٹری کے علاوہ جہاں سینکڑوں کاریگر قوی ہیکل مشینوں کی مدد سے مختلف قسم کے جوتے بنانے میں خود بھی مشین بنے ہوئے تھے۔ اخبار نویسوں نے باٹا پور کالونی کا بھی معائنہ کیا۔ فیکٹری کی مختلف مشینوں کے متعلق طریق کار کی وضاحت کرتے ہوئے فیکٹری کے ایک افسر نے بتایا کہ مشینوں کی مدد سے روزانہ تقریباً جوتوں کے سترہ ہزار سے جوڑے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے گیارہ ہزار جوڑے کنویس وغیرہ کے جوڑے ہیں اور چھ ہزار چمڑے کے باٹا پور میں۔ کل ایک ہزار سات سو افراد ملازم ہیں۔ چنانچہ اگر ہر ملازم کے روزانہ کام کی اوسط نکالی جائے تو وہ دس جوڑے روزانہ بیٹھتی ہے۔ فیکٹری نے ۱۹۴۸ء میں جوتوں کے ۴۰ لاکھ ۳۰ ہزار جوڑے بنائے۔

اخبار نویسوں کے متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر اے۔ ایچ۔ خاں نے بتایا کہ باٹا پور فیکٹری کا صدر دفتر کلکتہ میں ہے اور اسے ابھی تک باٹا نگر کا ہی ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا بورڈ آف ڈائریکٹرز چار ممبران پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک ہندوستانی ہے اور ایک پاکستان کا باشندہ اور دو چیکوسلواکیہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ فی الحال اسے پاکستان کا ایک آزاد صنعتی ادارہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ اس سلسلے میں مناسب انتظامات کئے جارہے ہیں جن کی تکمیل کے بعد اس کا باٹا نگر سے کوئی تعلق نہ رہیگا۔

باٹا پور کالونی کی صفائی اور حسن انتظام سے اخبار نویس بہت متاثر ہوئے یہ خوبصورت کالونی ... رہائشی مکانات پر مشتمل ہے۔ سکول، ڈاکخانہ، ہسپتال اور مارکیٹ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے کھیلنے کے میدان بھی جا بجا موجود ہیں علاوہ ازیں تعلیم بالغاں کے بھی دو مراکز قائم ہیں۔

انقلابی سوشلسٹ پارٹی کا مطالبہ

ڈھاکہ ۲۵ اکتوبر۔ پاکستان کی انقلابی سوشلسٹ پارٹی کی مرکزی منتظمہ کمیٹی کے ایک اجلاس میں جو قرار دادیں منظور کی گئی ہیں۔ ان میں حکومت پاکستان کے روپیہ کی قیمت میں کمی نہ کرنے کے فیصلے کی حمایت کی گئی ہے اور مشورہ دیا گیا ہے کہ پاکستانی روپیہ کو ڈالر یا پونڈ کا غلام بنائے بغیر ایک آزاد مالی پالیسی تیار کی جائے اور امریکی بلاک سے باہر تجارت کو فروغ دیا جائے۔

اجلاس میں حکومت پر یہ بھی زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جانب سے پٹ سن اور پارچہ بافی کے کارخانے قائم کرے مناسب نرخوں پر پٹ سن کے کاشتکاروں سے فصل خریدے اور چٹاگانگ کی بندرگاہ کو ترقی دے۔ سوشلسٹوں نے دولت مشترکہ سے تعلقات منقطع کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے (اسٹار)